SARGODHA BOARD
GRADE 9
URDU
2018 GROUP 1

MCQ’S

(i)کثیر کا متضاد ہے: 1)

الف- قلیل

ب- قلت

ج- تکاثر

د- اکثر

درست جواب: الف- قلیل

(ii) صاحبزادے کی مونث ہے: 1)

الف- صاحبزادے

ب- صاحبزادی

ج- شہزادی

د-صاحبزادگان

درست جواب: ب- صاحبزادی

(iii) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر میں کتنی راتیں گزاریں 1)

الف- چالیس

ب- تین

ج- سات

د- پانچ

درست جواب: ب- تین

(iv)غالب کو فواکہ میں مرغوب تھا: 1)

الف- خربوزہ

ب- انگور

ج- سیب

د- آم

درست جواب: د- آم

(v)جرات ہسن پڑے اور کیا اٹھا کر مارنے کو دوڑے: 1)

الف- لکڑی

ب- اینٹ

ج- گملا

د- کتاب

درست جواب: الف- لکڑی

(vi)سلیم کو کس نے آکر جگایا: 1)

الف- نصوح نے

ب- اماں نے

ج- بیدارا نے

د- حضرت بی نے

درست جواب: ج- بیدارا نے

(vii)   میاں صاحب کا نام کیا تھا: 1)

الف- اشتیاق

ب- مشتاق

ج- اسحاق

د- اشفاق

درست جواب: د- اشفاق

(viii) لا ۶ کالج میں کون طالب علم کا دوست تھا: 1)

الف-لیکچرار صاحب

ب- منشی صاحب

ج- پرنسپل صاحب

د-چوکیدار

درست جواب: ب- منشی صاحب

(ix)   دہشتگردی کے خاتمے میں اہم کردار ہے: 1)

الف- الیکٹرونک میڈیا کا

ب- مسجد کا

ج- مدرسے کا

د- ان سب کا

درست جواب: د- ان سب کا

(x) نعت میں طوطی کے ساتھ کون سا لفظ آیا ہے: 1)

الف-طوطا

ب- بلبل

ج- شاہین

د-کوا

درست جواب: ب- بلبل

(xi) "ضرب کلیم" کس زبان میں ہے: 1)

الف- اردو

ب- فارسی

ج- عربی

د-جرمنی

درست جواب: الف- اردو

(xii) بہادر شاہ ظفر کس ملک میں دفن ہیں: 1)

الف- بنگلہ دیش

ب- بھارت

ج- برما

د- سنگاپور

درست جواب: ج- برما

(xiii) نقل کی جمع ہے: 1)

الف- نا قل

ب- منقول

ج- نقلیں

د-نقول

درست جواب: د-نقول

(xiv)حکام کا واحد ہے: 1)

الف- حکم

ب- حاکم

ج- محکوم

د- محکومین

درست جواب: ب- حاکم

(xv) رغبت کا مترادف ہے: **(1**

الف- شوق

ب- راغب

ج- مرغوب

د-شوقین

درست جواب: الف- شوق

سوال نمبر2: درج ذیل نظم و غزل اشعار کی تشریح کیجئے-تین حصہ نظم اور دو حصہ غزل سے 10 حصہ نظم

i) گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہوگا حق کیسے ادا تیرا

حوالہ متن:

شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالؔی

نظم کا نام : حمد

تشریح:-

شاعر الطاف حسین حالی اس شعر میں بیان کرتے ہیں کہ انسانوں پر اللہ تعالی کےاتنے احسانات ہیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں ۔کوئی اسے مانے یا نہ مانے اُس کی رحمتیں ہر ایک پر ہر وقت نچھاور ہیں۔ اگر آدمی تھوڑا سا غور کرے اور یہ سمجھ لے کہ جب سب کچھ اسی کے حکم سے ہورہا ہے تو پھر انسان کا اپنا کیا ہے؟ اس لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ کے حقوق کو پورا کرنا اپنے لئے سب سے مقدم جانیں اور اس کی راہ میں اپنا تن ،من، دھن ہر وقت نچھاور کرنے کے لئے تیارر ہیں۔ مگر یہ ممکن نہیں ۔ہم انسانی کمزوریوں اور شیطان کی چال بازیوں کی وجہ سے یہ کر ہی نہیں پاتے۔ یہاں تک کہ اگر ہم اُس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دیں تو بھی اللہ کا حق پوری طرح ادا نہیں کرسکتے

ii) تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حُرمت ، یہی آبرو ہے

حوالہ متن:

نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: امیر مینائی

تشریح:-

شاعر امیرؔ مینائی اس شعر میں اپنی پہلی خواہش کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں تیرے شہر کی طرف چل پڑوں اور راستے میں چلتے چلتے مجھے موت آجائے۔ اور نہ خاک بن کر اُس راہ گزر پر بکھر جاؤں تو اس سے بڑھ کر میرے لئے عزت وتوقیر کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی ۔اس شعر کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شاعر امیر مینائی اس شعر میں بیان کرتے ہیں کہ میری تمام زندگی اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں گزرے اور خیال میری موت تک میرے ساتھ رہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور باعث شرف بات ہے

iii) بادل ہوا کے اوپر ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں

حوالہ متن:

شاعر کا نام: نظؔیر اکبر آبادی

نظم کا نام : برسات کی بہاریں

تشریح:-

اس شعر میں شاعر اکبر آبادی کہتے ہیں کہ برسات کا منظر بہت ہی پُررونق ہوتا ہے- برسات شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہی بادل نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں- ہواوں کے ساتھ ساتھ کالی گھٹائیں بھی چھانے لگی ہیں- ہواؤں پر بادلوں نے پر پھیلا لیے ہیں- برسات کی وجہ سے خوب پانی برسا ہے- ہر طرف پانی دکھائی دے رہا ہے- برسات کا خوبصورت منظر دل لبھا رہا ہے

iv) شاخ بریدہ سے سبق اندوز ہو کہ
ناآشنا ہے قاعدۂ روزگار سے

حوالہ متن:

نظم کا نام: پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

شاعر کا نام: علامہ اقبال

تشریح:-

کشور تو کٹی ہوئی شاخ سے سبق سیکھ کے تو ابھی تک زمانے کے دستور سے ناواقف ہے-
ڈاکٹر اقبال فرماتے ہیں کہ اے مسلمان فصل خزاں میں ٹوٹنے والی اس سے سبق حاصل کر لے کہ تے تو آج بھی زمانے کے دستور سے آگاہ نہیں ہیں- یعنی مسلمان اس دورِ غلامی میں بھی غلام کا غلام ہی ہے اپنی خودی کو پہچان لو اور اپنا تعلق اللہ کی رسی سے مضبوطی سے جوڑ لو ورنہ بکھر کے رہ جاؤ گے ۔ابھی وقت ہے سنبھل جاؤ ورنہ پھر بہت دیر ہو جائے گی

حصہ غزل

i)نازکی اُس کے لب کی کیا کہئے
پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے

حوالہ متن:

شاعر کا نام: میرتقی میؔر

تشریح :-

اپنے محبوب کے ہونٹوں کی نرمی اور خوبصورتی کا کیا بتاؤں یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی گلاب کی پتی ہو شاعری میں عام طور پر محبوب کے حسن کو مختلف عناصر فطرت سے تشبیہ دی جاتی ہے- خاص طور پر محبوب کے چہرے کی نزاکت اس کی گلابی رنگت کو پھول سے تشبیہ تو ہر بڑے شاعر نے دی ہے- اس طرح میؔر کا یہ شعر -جِدّت ادا کا بھرپور حوالہ لیے ہوئے ہے

جس میں وہ اپنے محبوب کے ہونٹوں کو گلاب کی پَتّی سے تشبیہ دے رہے ہیں اور اس کے ہونٹوں کی نرمی و نزاکت کو بہت خوبصورت انداز سے بتا رہے ہیں- اسی سے ان کی محبت ظاہر ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کو کتنا چاہتے ہیں

ii) کہوں کیا ہوئی عمرکیونکر بسر
میں جاگا کیا ، بخت سویا کیا

حوالہ متن:

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش

تشریح :-

شاعر اپنی زندگی کے بارے میں یہ فلسفہ پیش کررہا ہے ۔کہ میں ساری عمر آگاہ رہا ۔یہاں جاگنے کا مطلب آگاہ رہنا ہے

شاعر اچھے برُے ہر طریقے سے آگاہ رہا ہے- شاعر اپنی قسمت کا گلہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری قسمت نے میرا ساتھ نہ دیا میری قسمت سوئی ر ہی میں اپنی آگاہی سے خاطر خواہ فائدہ نہ اٹھا سکا ۔بدنصیبی نے ہمیشہ پریشان کیے رکھا ۔ اپنے غیر اور غیر دشمن بنتے گئے ۔دیکھنے میں تو چلتا پھرتا انسان تھا۔ لیکن میرے نصیب ہمیشہ سوتے رہے وقت نے کبھی ساتھ نہ دیا۔

.انسانی زندگی احساسات کا نام ہے

اور شاعر بہت حساس ترین شخص ہے۔وہ اپنے خیالات کو الفاظ کا رنگ دیتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا کمال ہے دل کی بات لبوں پر اور قلم کی نوک پر لا کر آتش کہتے ہیں کہ میری شاعری کی کھیتی ہر وقت سر سبز و شاداب رہی۔ میری شاعری ہمیشہ اچھی رہی ہے۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے اس کے لئے کچھ بھی نہیں کیا پھر بھی یہ سرسبز و شاداب ہے۔ یہ میرے لئے عطیہ خداوندی ہے

iii) عمر دراز مانگ کے لا ے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

حوالہ متن:

شاعر کا نام: بہادر شاہ ظفؔر

تشریح:-

اس شعر میں شاعر مختصرترین اور عارضی زندگی کو طنزاًعمردراز یعنی لمبی عمر کہاں ہے- شاعر بتانا چاہ رہا ہے کہ خوشی کے لمحات جلدی گزر جاتے ہیں جبکہ دکھوں اور غموں سے بھرے دن طویل ہو جاتے ہیں- ہماری یہ بے مزہ زندگی لگتی تو بہت لمبی ہے مگر حقیقت میں بہت ہی عارضی اور مختصر ہے- انسان زندگی خواہش کرتا ہے اور آدھی زندگی اسکی تکمیل میں گزار دیتا ہے- مگر یہ خواہشات کبھی پوری نہیں ہوتی- انسان چل بستا ہے مگر خواہشات ختم نہیں ہوتیں

سوال نمبر3: نثر پاروں کی تشریح کیجیے- سبق عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی بھی لکھیے- **10**

الف -شیخ جمن کو بھی اپنی عظیم الشان ذمہ داری کا احساس ہوا اس نے سوچا میں اس وقت انصاف کی اونچی مسند پر بیٹھا ہوں میری آواز اس وقت حکم خدا ہے اور خدا کے حکم میں میری نیت کو مطلق ہونا چاہیے حق اور راستی سے جو پھر ٹلتا بھی مجھے دنیا اور دین ہی سیاہ بنا دیگا

حوالہ متن:

مصنف کا نام: منشی پریم چند

سبق کا نام: پنچایت

:الفاظ کے معنی

تشریح:-

یہ اقتباس نصابی کتاب میں شامل سبق "پنچایت"الگو اور شیخ جمن آپس میں گہرے دوست تھے دونوں ہی ایک دوسرے پر اندھا اعتماد کرتے تھے ان کی دوستی بہت پکی اور سچی تھی مگر کچھ ایسا ہوا کہ ان کی دوستی میں دراڑ آگئی یہ دوستی سے دشمنی میں بدل گئی ا پنچایت میں جمن کے حصے میں انصاف کرنا آیا اور اس کو شدید احساس ہوا کہ میرے کندھے پر یہ بہت بڑی ذمہ داری ہےاور اس وقت جو میں فیصلہ سناؤں گا وہ اللہ کے مطابق فیصلہ ہوگا تو میں بھول کے بھی اس میں کوئی بھی بے ایمانی نہیں کر سکتا میں کسی کی غلط بیانی میں آکر فیصلہ خراب نہیں سنا سکتا اگر میں اس وقت حق اور سچائی کے راستے سے اٹھ جاؤں گا تو نہ میری دنیا رہے گی اور نہ ہی میرا دین رہے گا اور آخرت میں مجھے اس کا بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑے گا میں انشااللہ فیصلہ حق اور سچ کے مطابق ہی کروں گ

ب- <u>فواکہ</u> میں آم اُن کا بہت مرغوب تھا- آموں کی فصل میں ان کے دوست دور دور سے ان کے لئے عمدہ آم بھیجتے تھے اور وہ خود اپنے بعض دوستوں سے تقاضا کر کے آم منگواتے تھے- ایک روز مرحوم بہادر شاہ ظفر آموں کے موسم میں چند <u>مصاحبوں</u> کے ساتھ جن میں مرزا بھی تھے، باغ حیات بخش یا مہتاب باغ میں ٹہل رہے تھے

حوالہ متن

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا نام: مرزا غالب کے عادات و خصائل

الفاظ کے معنی: فواکہ)پھل (مصاحبوں)دوست(

تشریح:-

دیئے گئے نثر پارے میں مولانا الطاف حسین حالی ہمیں مرزا غالب کے عادات و خصائل کے متعلق بتا رہے ہیں کہ وہ نہایت اچھے انسان تھے -ان کے خلاف نہایت وسیع تھے- وہ سب سے بہت خندہ پیشانی سے ملتے ہر کوئی ان سے ملنا چاہتا تھا

ان کی ایک عادت کے بارے میں ہمیں بتا رہے ہیں کہ انہیں آم بہت پسند تھے- جب بھی آموں کی فصل تیار ہوتی ان کے دوست ان کے لیے دور دور سے آم کی سوغات بھیجتے- وہ خود بھی خریدتے اور اپنے دوستوں سے تقاضا کر کے آم منگواتے ایک دن مرحوم بہادر شاہ ظفر آموں کے موسم میں چند مصاحبوں کے ساتھ جن میں مرزا بھی شامل تھے باغ حیات بخش یا مہتاب باغ میں ٹہل رہے تھے -مرزا بار بار آموں کی طرف دیکھتے بادشاہ نے پوچھا کہ مرزا کیا دیکھتے ہو تو کہتے ہیں کہ دیکھ رہا ہوں کہ آم کے کس کس پیڑ کے آموں پر میرا یا میرے باپ دادا کا نام بھی لکھا ہے -بادشاہ مسکرائے اور اسی روز ایک مہنگی عمدہ عمدہ آموں کی پیٹی مرزا کو بھجوائی

سوال نمبر4: کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے۔ 10

i) بلبل کو باغبان اور صیاد سے کیا گلا ہے ؟

جواب:

بلبل کو باغباں اور صیاد سے کوئی گلہ نہیں ہے

ii) اللہ کا گدا کس میں مگن رہتا ہے ؟

جواب:

اللہ کا گدا اپنی کملی میں مگن رہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی کی محبت میں سرشار انسان کے لئے دنیاوی بادشاہت کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی

iii) کس کے گلستان میں فصل خزاں کا دور ہے ؟

جواب:

امت مسلمہ کے گلستان میں فصل خزاں کا دور ہے

iv) مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی کیا تھی ؟

جواب:

مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی حسن ظرافت تھی

v) شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا ؟

جواب:

شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کہا کہ **میاں لڑکے! جوان ہوتے نظر نہیں آتے تھے**

vi) بیدارا نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟

جواب:

بیدار ا نے سلیم کو جگا کر کہا کہ صاحبزادے اٹھیے، بالاخانے پر میاں بلاتے ہیں

vii) الگو چودھری نے سمجھو سیٹھ کو بیل کیوں فروخت کیا ؟

جواب:

جب ایک بیل مر گیا تو الگو نے سوچا کہ ایک بیل کس کام کا .اس کا جوڑا بہت ڈھونڈا مگر نہ ملا .نا چار اسے بیچ ڈالنے کی صلاح ہوئی

viii) نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے کیوں کی ؟

جواب:

نیازی نے اپنی تصویریں اختر کے حوالے اس لیے کیں کیونکہ اسے پیسوں کی سخت ضرورت تھی

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں 5

i) مرزا غالب کے عادات و خصائل

ii) امتحان

i) مرزا غالب کے عادات و خصائل

-مرزا غالب کے عادات و خصائل میں مولانا الطاف حسین حالی نے مرزا غالب کے اخلاق و عادات بیان کئے ہیں مرزا غالب جتنے اچھے شاعر تھے اتنا ہی نفیس اور خوبصورت شخصیت کے مالک تھے اور سب کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے اور کھلے دل کے ساتھ پیش آتے تھے- وہ اعلی اخلاق کے مالک تھے جو بھی ان سے ملتا وہ ان کی شخصیت سے متاثر ہوئے بنا نہ رہتا تھا ایک دفعہ ملنے کے بعد دوبارہ ملنے کی خواہش جنم لیتی تھی- غالب جب دوستوں کو ملتے تھے تو بے انتہا خوش ہوتے تھے ان کی خوشی دیدنی ہوتی تھی- غالب کے حلقہ احباب میں بلاتفریق مذہب وملت تمام ہندوستان کے دو شامل تھے- اورغالب خطوط میں جو محبت ٹپکتی تھی اس کی کہیں مثال ہی نہیں ملتی اور وہ ہر ایک کو خط کا جواب دینا بے حد ضروری سمجھتے تھے- یہاں تک کہ اگرغالب بیمار بھی ہوتے تب بھی وہ ان کی طرف سے لکھے گئے خطوط کا جواب ضرور دیتے- غزلوں کی اصلاح اور دوستوں کی فرمائش و سے کبھی تنگ نہ پڑتے غزلوں کی اصلاح فرماتے اور فرمائشوں کو پورا کردیتے تھے- بیرنگ خط کا کبھی برا نہیں مناتے لیکن اگر کوئی دوست خط میں ڈاک کے ٹکٹ رکھ کر بھیجتا تو سخت ناراض ہوتے- حالی ,غالب کی شخصیت کے ایک نمایاں پہلو کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ غالب کا درجہ مروت اور لحاظ کا مظاہرہ کرتے- جب بڑھاپا طاری تھا اور طبیعت مضمل رہنے لگی تھی لیکن پھر بھی سب کے ساتھ مروت اور رعایت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور شعر کی اصلاح بھی لازمی فرماتے چاہے طبیعت جتنی خراب ہو- مرزا غالب کو آم بہت پسند تھے ایک مرتبہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہر شخص آم کے بارے میں اپنی رائے دے رہا تھا جب غالب کی باری آئی تو کہنے لگے کہ آم میٹھا ہو اور بہت زیادہ ہو- اس بات پر سب حاضرین ہنس پڑے

ii) امتحان

مصنف کا کہنا ہے کہ لوگ کی امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں لیکن مجھے ان کے گھبرانے پر ہنسی آتی ہے- آخر امتحان ایسا کیا ہوتا ہے؟ دو ہی صورتیں فیل یا پاس- اس سال کامیاب نہ ہوئے آئندہ سال سہی میرے سنے کہ دوسال میں لاء کلاس کا کورس پورا کیا مگر کس طرح ؟شام کو یاروں کے ساتھ ٹہلنے نکلتا- واپسی کے وقت لاء کلاس میں بھی جھانک آتا،منشی صاحب دوست تھے- حا ضری کی تکمیل میں کچھ دشواری نہ تھی بعض اوقات والد اور والدہ کہتے بھی تھے اتنی محنت نہ کیا کرو لیکن میں زمانے کی ترقی کا نقشہ کھینچ کر ان کا دل خوش کر دیتا تھا- قصہ مختصر درخواست شرکت دی گئی اور منظور ہو گئی - پھر ایک دن وہ آیا کہ ہم ٹکٹ لیے ہوئے مقامِ امتحان پر پہنچیں ہی گے- دو وجہ سے کامیابی کی امید تھی اول تو امداد غیبی دوسرے پرچوں کی الٹ پھیر- پرچہ پڑھنے کے بعد جیسا میرے چہرے پر اطمینان تھا- شاید ہی کسی کے چہرے پر ہوگا

جب معلوم ہوا کہ اصول قانون کا پرچہ ہے دل کھل گیا- میں نے بھی قلم اٹھا کر لکھنا شروع کردیا کیونکہ اصول قانون کے لئے کسی کتاب کو پڑھنے کی ضرورت تو ہے ہی نہیں

اس مضمون پر ہر شخص کو رائے دینے کا حق حاصل ہے-امتحان ختم ہوا اور امید نمبر ایک دو کا خون ہو گیا- والد صاحب زبردست سفارش لے کر ایک صاحب کے یہاں پہنچے- وہ بہت ہنسے دوسرے لوگوں سے جو سلام کو حاضر ہوئے تھے- فرمانے لگے یہ عجیب درخواست ہے اِن کا بیٹا امتحان دے اور کوشش میں کروں بندے خدا اپنے لڑکے سے کہو کہ وہ خود کوشش کرے -کچھ عرصے بعد نتیجہ بھی شائع ہو گیا

میں کم ترین جملہ مضامین میں بذریعہ اعلٰی فیل ہوا- والد صاحب نے میری اشک شوئی کی اور فرمایا بیٹا گھبرانے "کی بات نہیں- اس سال نہیں تو آئندہ سال سہی- آخر کہاں تک بے ایمانی ہو گی- "سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا ایک سال کی فرصت مل تو گی

سوال نمبر6: نظم " پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ" کا خلاصہ یا مرکزی خیال تحریر کریں اور شاعر کا نام بھی لکھیۓ **5**

خلاصہ:

اس نظم میں علامہ اقبال اخوت، بھائی چارہ اور اتفاق و اتحاد کا درس دے رہے ہیں- اس کے ساتھ ساتھ فرد اور ملّت کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خزاں کے موسم میں درخت سے ٹوٹ کر علیحدہ ہونے والی ٹہنی موسم بہار میں بھی سرسبز نہیں ہوتی- زو ال اسکا ہمیشہ کے لئے مقدر بن جاتا ہے- چاہے جتنی بارش ہی کیوں نہ ہو اس پر پھل اور پتے نہیں اُگتے- ٹہنی سے علیحدہ ہونے والے پھول بھی چمک دمک اور خوبصورتی سے محروم ہو جاتا ہے- اس کا کیسہ زرگُل سے خالی ہوتا ہے- وہ پرندے جو کبھی درخت کی ٹہنی کے پتوں کے پیچھے بیٹھ کر چہچہاتے تھے، اس کے ٹوٹ کر گرنے سے اب چلے گئے ہیں گویا وہاں کوئی رونق ہی نہیں رہی- زمانے کے رسم و رواج اور دستور سے ناواقف انسان کو ٹوٹی ہوئی ٹہنی سے سبق سیکھنا چاہیے- جب وہ شاخ درخت سے جڑی ہوئی تھی تو سرسبزوشاداب تھی- پرندے بھی آ کر اس پر چہچہاتے تھے- اب جب ٹوٹ کر نیچے آ پڑی ہے تو وہ پراندے نہیں آتے جو درخت پر بیٹھ کر میٹھی میٹھی بولیاں بولتے تھے- قانونِ قدرت یہی ہے کہ جو چیز اپنی اصل کے ساتھ وابستہ رہتی ہے وہ زوال کے بعد بھی عروج حاصل کرلیتی ہے- مسلمانوں کو احساس دلاتے ہیں کہ اگرچہ ابھی مسلمان قوم زوال کا شکار ہے لیکن اب بھی وقت ہے کہ وہ قومیت کو چھوڑ کر مِلّت کی طرف آ جائے اور اپنے اسلاف کے سنہری اصولوں اور کارناموں کو اپنے لئے مشعل راہ بنا لے تو یہ ایک بار پھر عروج حاصل کرلے گی لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو کٹی ہوئی شاخ کی طرح ہمیشہ کے لئے خزاں کا شکار ہوجائے گی- آخر میں فرماتے ہیں کہ مسلمان کو قومیت کے فریب سے نکل کر مِلّت کی طرف آنا چاہیے اور اپنی عظمتِ رفتہ کی طرف لوٹ آنے کی امید رکھنی چاہیے

مرکزی خیال:

اس نظم میں شاعر علامہ محمد اقبال فرماتے ہیں کہ اتحاد و اتفاق میں برکت اور فائدہ ہے-اپنی جماعت یا قوم سے وفاداری اور تعلق رکھنے والے لوگ کامیاب رہتے ہیں- اسے چھوڑنے سے اس طرح نقصان میں رہتے ہیں جس طرح درخت سے ٹوٹ کر گرنے والی شاخ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے اور اس پر کبھی بہار و شادابی نہیں آتی

سوال نمبر7: اپنی بڑی بہن کے نام خط لکھیے جس میں ان سے ان کی بیماری کی خیریت اور ان کے ہاں جانے کے پروگرام کا ذکر کیا گیا 10

کمرہ امتحان

ا،ب،شہر

۲۰ فروری ۲۰۱۷ء۔

پیاری آپا جان !

السلام علیکم!

میں بالکل خیریت سے ہوں گھر بھی بالکل خیریت ہے آپ کا پتہ چلا کہ آپ بیمار ہیں جان کر ہم سب بہت زیادہ پریشان ہیں اور آپ بتائیں کہ آپ کی اب طبعیت کیسی ہے کیا آپ نے اپنا علاج کروایا ڈاکٹرز کیا کہتے ہیں اور ہم انشاءاللہ سوموار والے دن سب آپ کے ہاں آئیں گے آپ کی بیماری کا پوچھنے امی اور سب گھر والے آپ کو بہت بہت سلام دعا اور پیار دے رہے ہیں اللہ حافظ

آپکاچھوٹا بھائی

یا

سوال نمبر7: ۷پوسٹ ماسٹر کے نام درخواست لکھیں جس میں محلے میں ڈاک کی ناقص تقسیم کی شکایت لکھیے 10(

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب شیخوپورہ

جناب عالی !

گزارش ہے کہ ہمارے محلے میں ڈاک کی تقسیم کا نظام نہایت ناقص ہے- ڈاکیا کئ کئی دن تک آتا ہی نہیں اور ہمارے ضروری خطوط وقت پر نہ ملنے کی وجہ سے نقصان کا موجب بنتے ہیں- لہذا یا تو ڈاکیے کی سرزنش کی جائے یا کوئی نیا ڈاکیا متعین کیا جائے جو روز کے روز ڈاک تقسیم کردیا کرے- آپ سے درخواست ہے کہ اس کو زیر توجہ لائیں-

مورخہ ۱۷ دسمبر ۲۰۱۶ العارض

ی،ے

سوال نمبر 8: ایک کہانی لکھیے جس کا عنوان "جھوٹ کی سزا" ہو۔ 5

"جھوٹ کی سزا"

ایک نوجوان دریا کے کنارے اپنے بھیڑیں چرارہا تھا۔ اسے عادت تھی کہ کبھی کبھی مستی میں آ کر چلاتا "!شیر آیا شیر آیا"۔ ڈورو اردگرد کے کھیتوں میں کام کرنے والے سنتے تو لاٹھیاں کلھاڑیاں لے کر دوڑ پڑتے مگر جب گڈریے کے پاس پہنچے تو وہاں کوئی شیر بھیڑیانہ پا کر گڈریے سے پوچھا !میاں کہاں ہے شیر ؟۔ گڈریا ہنس دیتا اور کہتا میں نے دل لگی کی تھی ،شیر کے لیے تو میں ہی کافی ہوں۔ شیر آئے تو جان سلامت نہ لے کر جائے گا۔ چند بار تو لوگ گڈریے کی پکار سن کر پہنچ جاتے رہے ،مگر گڈریے کی روزکی پکار سے تنگ آ گئے۔ اب اس کی پکارکو سب جھوٹ سمجھتے اور کوئی ادھر توجہ نہ دیتا

خدا کاکرنا کیا ہوا کہ ایک دن سچ مچ شیر آگیا۔ بھیڑوں کا گلہ دیکھا تو خوش ہو گیا۔ بڑھ کر ایک بھیڑ کے پنجہ مارا بھیڑ کی گردن ٹوٹ گئی اورمرکر ڈھیر ہوگئی۔ گڈریے نے شور مچایا، مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا

گڈریا لاٹھی لہراتا ہوا آگے بڑھا تو شیر نے ایک ھی جست میں اس کی گردن بھی مروڑ دی۔ بھیڑیں بھاگ رہی تھیں اور شیر ان کا شکار کررہا تھا۔ آخر سارا کا سارا گلہ شیر کا شکار بن گیا

سورج غروب ہو گیا ہر طرف اندھیرا چھا گیا نہ گڈریا آیا نہ بھیڑوں کا گلہ، گڈریے کے رشتے داروں نے رات بہت بےچینی سے گزاری۔ صبح ہوتی ہی ڈھونڈنے کو نکل کھڑے ہوئے۔ چراہ گاہ میں پہنچے تو مردہ بھیڑوں اور مرے ہوئے گڈریے کے سوا کچھ نہ تھا۔ گڈریے کو جھوٹ کی سزا مل چکی تھی اور بھیڑیں مفت میں جان گنوا چکی تھیں

یا

سوال نمبر 8: گاہک اورہوٹل مینیجر کے درمیان ایک مکالمہ تحریرکریں 5

اپنی بارہ سالہ بیٹےکے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوتے ہیں

حامد: اسلام علیکم

!مینجر: وعلیکم السلام

حامد: مجھے دو بستر کا کمرہ چاہیے

مینجر: آجکل مہمانوں کی آمد زیادہ ہے اس لیے تیسری منزل پر پرصرف ایک کمرہ خالی ہے۔

حامد: مینجر صاحب کمرہ صاف ستھرا اور ہوا دار ہونا چاہیے

میجر: ہمارا ہرکمرہ صاف ستھرا اور ہوا دار ہے .آپ چیک کر سکتے ہیں

حامد: مجھے آپ کی باتوں پر اعتبار ہے

مینیجر: آپ کتنے دن تک ٹھرے گے

حامد: صرف دو دن تک ہم مری جارہے ہیں۔ واپسی پر پھر ٹھہریں گے

مینیجر: دوسوچھپن نمبر کمرے کی چابی لیجئے امید ہے کہ ہماری خدمت پر خوش ہوں گے

حامد: شکریہ

بیرہ: کیا تناول فرمائیں گے

حامد: طاہر بیٹے آپ کیا کھا ؤگے

طاہر: کھانوں کی فہرست دیکھتا ہے

طاہر: دہی پلاؤ اور شامی کباب

حامد:)بیرے سے (میرے لئے مرغ سالن اور بچے کے لیے ایک پلیٹ پلاؤ ایک پلیٹ شامی کباب دہی اور سلاد لے آؤ

بیرہ: سب کچھ حاضرکرتا ہے

(کھانے سے فارغ ہو کر حامد بیرے سے)

حامد: بل لے او

بیرہ: یہ لیجئے حضور

کل ایک سو پچیس روپے ہوئے

یہ لو پانچ روپے ٹپ

شکریہ جناب

شاگرد: انشاءاللہ

سوال نمبر9: جملوں کی درستی کیجیے- **5**

i) میں نے کتاب پڑھنا ہے

میں نے کتاب پڑھنی ہے

ii) امجد علی نے کراچی جانا ہے

امجد اور علی نے کراچی جانا ہے

iii) ریوڑ جنگل میں چر رہی ہے

ریوڑ جنگل میں چررہا ہے

iv)دس جگ پانچ پلیٹیں ایک گلاس ٹوٹ گیا

دس جگ پانچ پلیٹیں اور ایک گلاس ٹوٹ گیا

v) اپنے گریبان میں جھانکنا

اپنے گریبان میں جھانکو

یا

سوال نمبر9: درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کریں- **5**

i) الٹے بانس......

الٹے بانس بریلی کو

ii) پاک رہو......

پاک رہو بے باک رہو

iii) تخم تاثیر......

تخم تاثیر صحبت کا اثر

iv) جس کی لاٹھی......

جس کی لاٹھی اس کی بھینس

v) خدمت سے......

خدمت سے عظمت ہے

SARGODHA BOARD
GRADE 9
URDU
2018 GROUP 2

MCQ’S

(i) کے علاوہ بھی اشعار شامل ہیں۔ (1)

الف- پنجابی کے

ب- گوجری کے

ج- مرہٹی کے

د- فارسی کے

درست جواب: د- فارسی کے

(ii) نظم برسات کی بہاریں کی شاعر ہیں (1)

الف-اختر شیرانی

ب- نظیراکبرآبادی

ج- الطاف حسین حالی

د-علامہ اقبال

درست جواب:ب- نظیراکبرآبادی

(iii) علامہ اقبال کی فارسی شاعری کا مجموعہ ہے (1)

الف- زبور عجم

ب- بانگ درا

ج-بال جبریل

د-ضرب کلیم

درست جواب: الف- زبور عجم

(iv) دہشت گردی سے محفوظ بنانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے (1)

الف- سیکیورٹی کیمرہ کی

ب- سی سی ٹی وی کیمرے کی

ج- خاردار تار کی

د- تمام کی

درست جواب: د- تمام کی

(v) کوا باورچی خانے کے پاس رہتا ہے **(1)**

الف- نہ خوش

ب- اداس

ج- خوفزدہ

د- مسرور

درست جواب: د- مسرور

(vi) بندے پر امتحانات کا اثر نہیں تھا **(1)**

الف- ذرا برابر

ب- معمولی

ج- رتی برابر

د- بالکل نہیں

درست جواب: ج- رتی برابر

(vii) ماں کی گود میں کون سویا ہوا تھا **(1)**

الف- سلیم

ب- بیدارا

ج- لڑکی

د- بلی

درست جواب: ب- بیدارا

(viii) پریم پچیسی کے مصنف ہیں. **(1)**

الف- منشی پریم چند

ب- نورمحمدخان

ج- ڈپٹی نذیر احمد

د- مرزاادیب

درست جواب: الف- منشی پریم چند

(ix) روٹی پیدا کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے **(1)**

الف- محنت

ب- آرام

ج- خوشامد

د- سفارش

درست جواب: الف- محنت

(x) لوگ اکثر مرزا غالب کو خط لکھتے تھے **(1)**

الف- دکھ بھرے

ب- بےرنگ

ج- محبت بھرے

د- طویل

درست جواب: ب- بےرنگ

(xi) رغبت کا مترادف ہے **(1)**

الف- خواہش

ب- جوش

ج- جذبہ

د- جنون

درست جواب: د- جنون

(xii) نشیب کا متضاد ہے **(1)**

الف- عروج

ب- فراز

ج- زوال

د- بلند

درست جواب: ب- فراز

(xiii) ملک کا مؤنث ہے: **(1)**

الف- ملائکہ

ب- ملکہ

ج- ملکانی

د-ملاکن

درست جواب: الف- ملائکہ

(xiv)رقوم کا واحد ہے. **(1)**

الف- راقم

ب- مرقوم

ج- رقم

د- رقمیں

درست جواب: ج- رقم

(xv) برج کی جمع ہے: **(1)**

الف- بیراج

ب- برجوں

ج- ابراج

د- بروج

درست جواب: د- بروج

سوال نمبر2: درج ذیل نظم و غزل اشعار کی تشریح کیجئے-تین حصہ نظم اور دو حصہ غزل سے 10
حصہ نظم

i) گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہوگا حق کیسے ادا تیرا

شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالّی

نظم کا نام: حمد

تشریح:-

شاعر الطاف حسین حالی اس شعر میں بیان کرتے ہیں کہ انسانوں پر اللہ تعالی کےاتنے احسانات ہیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں -کوئی اسے مانے یا نہ مانے اُس کی رحمتیں ہر ایک پر ہر وقت نچھاور ہیں- اگر آدمی تھوڑا سا غور کرے اور یہ سمجھ لے کہ جب سب کچھ اسی کے حکم سے ہورہا ہے تو پھر انسان کا اپنا کیا ہے؟ اس لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ کے حقوق کو پورا کرنا اپنے لئے سب سے مقدم جانیں اور اس کی راہ میں اپنا تن ،من، دھن ہر وقت نچھاور کرنے کے لئے تیارر ہیں- مگر یہ ممکن نہیں -ہم انسانی کمزوریوں اور شیطان کی چال بازیوں کی وجہ سے یہ کر ہی نہیں پاتے- یہاں تک کہ اگر ہم اُس کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دیں تو بھی اللہ کا حق پوری طرح ادا نہیں کرسکتے

ii) تری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حُرمت ، یہی آبرو ہے

نظم کا نام: نعت

شاعر کا نام: امیر مینائی

تشریح:-

شاعر امیرؔ مینائی اس شعر میں اپنی پہلی خواہش کو آگے بڑھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں تیرے شہر کی طرف چل پڑوں اور راستے میں چلتے چلتے مجھے موت آجائے- اور نہ خاک بن کر اُس راہ گزر پر بکھر جاؤں تو اس سے بڑھ کر میرے لئے عزت وتوقیر کی اور کوئی بات نہیں ہو سکتی -اس شعر کا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شاعر امیر مینائی اس شعر میں بیان کرتے ہیں کہ میری تمام زندگی اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت میں گزرے اور خیال میری موت تک میرے ساتھ رہے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور باعث شرف بات ہے

iii) پڑتے ہیں پانی ہر جا، جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

نظم کا نام: برسات کی بہاریں

شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی

تشریح:-

ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے- بارش کے اس موسم میں چلنے والی ہوا کی وجہ سے ہر طرف سبزہ لہلہا رہا ہے- درختوں کی شاخیں اور پتے جھوم رہے ہیں- ایک رونق سی ہے جو باغوں اور کھیتوں میں آگئی ہے- پتوں اور گھاس پر پڑے بارش کے قطرے موتی لگ رہے ہیں اور خوب چمک رہے ہیں

iv) جو نغمہ زن تھے خلوت اوراق میں طیور
رخصت ہوئے ترے شجر سایہ دار سے

شاعر کا نام: علامہ محمد اقبالؒ

نظم کا نام: پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

تشریح:-

اس شعر میں شاعر علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ جب موسمِ خزاں میں ٹہنی درخت سے ٹوٹ کر گر جاتی ہے تو وہ پرندے جو کبھی گھنی چھاؤں والے درخت کی اس ٹہنی کے پتوں کے پیچھے بیٹھے چہچہاتے تھے وہ بھی اڑ گئے - اس شعر میں اقبال مسلمانوں کو ان کا شاندار ماضی یاد دلاتے ہیں - وہ امتِ مسلمہ کو ایک سایہ دار درخت سے تشبیہ دے رہے ہیں اور طیور سے ان کی مراد وہ عظیم مسلمان ہیں جو اپنے اپنے وقت میں کارہائے نمایاں سرانجام دے گئے- بظاہر وہ اپنے اپنے وقت میں خلوت میں تھے لیکن ایک عظیم امت کا فرزند ہونے کے ناطے اُس سے جڑے ہوئے تھے -اقبال کہہ رہے ہیں کہ افسوس کے وہ تو اپنا کام اچھا کرگئے لیکن اس قوم کا دامن آہستہ آہستہ ایسے لوگوں سے خالی ہوتا گیا اب تو اس قوم کا حال بھی اُس سایہ دار درخت جیسا ہی ہو گیا ہے

حصہ غزل

i) چشمِ دِل کھول اس بھی عالم پر
یاں کی اوقات خواب کی سی ہے

شاعر کا نام: میر میر تقی میر
تشریح:-
اس میں شاعر کہتا ہے کہ اس دنیا میں ہماری حیثیت ایک مسافر کی ہے- جسے آخرت کا سفر درپیش ہے اس دنیا میں جو آتا ہے اُسے اس بات کا علم ہے کہ اس نے واپس اس دنیا سے جانا ہے -اس دنیا کے اعمال کے نتائج اُس دنیا میں دکھائے جائیں گے -شاعر کہتا ہے کہ ہر انسان اس دنیا میں ایسے مگن ہے جیسے کو خواب دیکھ رہا ہے جو کبھی ٹوٹے گا نہیں ،تو ہمیں چاہئے کہ ہم جلد اس خواب سے بیدار ہو اور اُس دُنیا کی فکر کریں جہاں ہم نے ہمیشہ رہنا ہے -
شاعر اگلے شعر میں کہتا ہے کہ میں اپنے دل کا حال کہنے کے لئے محبوب کے در پر جاتا ہوں- میں اس سے اپنے دل کی حالت بیان کرنا چاہتا ہوں مگر شرم و حیا مجھے ایسا کرنے نہیں دیتی -میں کچھ کہے بغیر واپس آجاتاہوں-
شاعر کہتا ہے کہ جب میں دنیا سے تنگ آ جاتا ہوں تو پریشانیوں میں گِھر جاتا ہوں تو محبوب حقیقی کے سامنے جھک جاتا ہوں -اصل میں شاعر محبوب کے وصال کے لئے بے چین ہے لیکن محبوب کی طرف سے صرف بے اعتنائی کا جواب آرہا ہے

ii) رُخ و زلف پر جان کھویا کیا
اندھیرے اجالے میں رویا کیا

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتش
تشریح:-
محبت ایک ایسا جذبہ ہے جس پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا یہ ایسی آگ ہے جو نہ کسی کے لگانے سے لگتی ہے- نہ بجھانے میں کوئی تدبیر کارگر ہوتی ہے- محبت کی راہ پر چلنا کوئی آسان کام نہیں غموں اور دکھوں کے علاوہ محبوب کی بے رخی اور بے نیازی کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے
شاعر کہتا ہے کسی تعمیری کام میں حصہ نہ لے سکا- شاعر نے اپنے محبوب کے چہرے کو دن کے اجالے سے اور اس کی زلفوں کو رات کی سیاہی سے تشبیہ دی ہے کہتے ہیں کہ میں اپنے محبوب کے چہرے اور بالوں پر جان قربان کرتا رہا اور دن رات ان کی یاد میں ہی روتا رہا

iii) ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

شاعر کا نام: خواجہ حیدر علی آتشؔ
تشریح:-
محبت ایک ایسا جذبہ ہے جس پر کسی کا اختیار نہیں ہوتا یہ ایسی آگ ہے جو نہ کسی کے لگانے سے لگتی ہے- نہ بجھانے میں کوئی تدبیر کارگر ہوتی ہے- محبت کی راہ پر چلنا کوئی آسان کام نہیں غموں اور دکھوں کے علاوہ محبوب کی بے رخی اور بے نیازی کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے
شاعر کہتا ہےشاعرکہتا ہے کہ مجھے اپنے محبوب سے بہت محبت ہے میں اس کے لیے دن رات کاچین خراب کئے بیٹھا ہوں مجھے اپنے محبوب سے وفا کی امید نہیں ہے کیونکہ اسے اس لفظ سےآشنائی نہیں ہے وہ جانتی نہیں ہے وفا کس کو کہتے ہیں یا وفا کیسے کی جاتی ہے

سوال نمبر3: نثر پاروں کی تشریح کیجیے- سبق عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معنی بھی لکھیے- **10**

الف- میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کے سلوک نے مجھ پر کتنا اثر ڈالا ہےمیں یہ سمجھنے لگا کہ آپ ایک اونچے درجے کے انسان ہیں دولت مند ہونے کے باوجود آپ کے پہلو میں ایک ایسا دل دھڑک رہا ہے جو انسانیت نواز ہے جس میں ساری دنیا کا درد سمایا ہوا ہے

مصنف کا نام: مرزا ادیب

سبق کا نام: لہو اور قالین

تشریح :-

اس نثر پارے میں مصنف فرضی شخص کے ساتھ دوسرے فرضی شخص کی زیادتی کا ذکر کر رہا ہے کہ جس طرح بڑی بڑی دکانوں میں بڑے مجسموں کو عمدہ لباس پہنا کر دکانداروں کے اعلیٰ کارکردگی اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اگر یہ لباس عمدہ ہے تو اندر پڑا سامان کتنا عمدہ اور نایاب ہو گا اسی طرح فرضی شخص تجمل نے اختر کے فن کو اپنی شخصیت نمایاں کرنے کے لئے استعمال کیا- پہلے تجمل نے اختر کو اپنے گھر پناہ دی اور پھر اس کے فن کو اپنی امیری اور شخصیت کی نمائش کیلئے بیچنا شروع کردیا اور نام اپنا استعمال کیا- اختر کی بنائی ہوئی تصاویر پر اختر کی بجائے اپنا نام تحریر کرتا-بعد میں اختر کو یہ احساس ہوا کہ اس نے جو شخصیت کا خاکہ اپنے دماغ میں سوچا ہوا ہے وہ بالکل غلط ہے اور یہ کوئی میرے اوپر احسان نہیں کر رہا بلکہ یہ دنیا کو دکھانے کے لئے کہ دیکھو میں کتنا اچھا انسان ہوں کہ مصور کو اپنے گھر رکھ اس کی صلاحیتوں کو پروان چڑھا رہا ہے جبکہ اس کے مخالف یہ تھا کہ وہ اسی آڑ میں دنیا کی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتا تھا اور اپنی عزت میں اضافہ کرنا چاہتا تھا جب اختر کو ان باتوں کا احساس ہوا تو اس کا بنایا ہوا پیکر چکنا چور ہوگیا اور شدید دکھ اور تکلیف نے اس کے دل کو گھیر لیا

ب- غرض کسی شخص کے دل کو بیکار پڑے رہنا نہ چاہیے کسی نہ کسی بات کی فکر و کوشش میں مصروف رہنا لازم ہے تاکہ ہمیں اپنی تمام ضروریات کی انجام دہی کرنے کی فکر اور مستعدی رہے

سبق کا نام: کاہلی

مصنف کا نام: سرسید احمد خان

تشریح:-

اس سبق میں مصنف کہنا چاہ رہا ہے کہ چست رہنے کے لئے محنت کرنا بہت ضروری ہے- اور کاہلی سے دور رہنے میں ہی بھلائی ہے اس نثر پارے میں وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر روزی روٹی کمانی ہے اور اچھی گزر بسر کرنی ہے تو محنت کرنا بہت ضروری ہے دنیا میں بہت سے ایسے کام ہیں جو مجبوری میں کیے جاتے ہیں بس ایک روزی روٹی کمانا ایک ایسی چیز ہے جس کے لیے مجبوری محنت کی جاتی ہے۔اور جسم کی کاہلی چھوڑ دی جاتی ہے تاکہ خوب محنت کی جائے یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ جو محنت مزدوری کرتے ہیں جان لگا کر اپنا کام کرتے ہیں وہ کم کاہل یا سست ہوتے ہیں ۔وہ محنت سے جی نہیں چرا تے بلکہ خود کو اسی طرح عادی کرلیتے ہیں کہ محنت کریں گے تو کچھ حاصل کر سکیں گے یہی لوگ چست اور توانا رہتے ہیں۔اس لیے مصنف کہتا ہے کہ انسان کو کبھی بھی فارغ نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ فارغ شیطان کا گھر ہوتا ہے ہمیں اپنےکس نے کسی کام کو کسی نہ کسی چیز کو انجام دینے کے بارے میں فکر کرنی چاہیے اور جب کام کرتے ہیں تو پھر ہمارے کام بھی سنورنے لگتے ہیں اور ہم نہ تو کسی ٹینشن کا شکار ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی غلط فہمی کا اس لیے ہمیں ہر حال میں اپنے آپ کو مصروف رکھنا چاہیے

سوال نمبر4: کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات تحریر کیجیے- 10

i) سراقہ بن جُعشم کیسے تائب ہوا؟

جواب:

سراقہ بن جعشم ترک سے فال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب نہیں آیا لیکن سو اونٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مانی جاتی- وہ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا- اس بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے گھوڑے سے اترا پھر فال نکالی جواب اب بھی وہی آیا لیکن مقررّ تجربے نے ہمت پست کردی اور یقین ہو گیا کہ یہ کچھ اور آثار ہیں- آنحضرت کے پاس امن کی درخواست کی حضرت ابوبکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمانِ امن لکھ دیا- اس طرح سراقہ بن جعشم تائب ہوا

ii) قوم کی بہتری کیسے ممکن ہے

جواب:

جب تک ہماری قوم سے کاہلی یعنی دل کو بے کار پڑے رکھنا نہ چھوٹے گا اس وقت تک قوم کو اپنی قوم کی بہتری کی توقع نہیں کرسکتے

iii) شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا ؟

جواب:

"شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کہا کہ "میاں لڑکے !جوان ہوتے نظر نہیں آتے تھے

iv) صحت مند رہنے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں ؟

جواب:

صحت مند رہنے کے لئے متوازن غذا کے ساتھ ساتھ آرام و سکون بہت ضروری ہے

v) مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی کیوں آتی ہے؟

جواب:

.مضمون نگار کو امتحان سے گھبرانے والوں پر ہنسی اس لیے آتی ہے کہ امتحان کی دو ہی صورتیں ہیں .پاس یا فیل اس سال کامیاب نہ ہوئے تو آئندہ سال ہو جائیں گے

vi) محرم اور نا محرم میں کیا فرق ہے ؟

جواب:

محرم سے مراد ہے جو شخص معرفت الٰہی رکھتا ہو ،اللہ تعالی کو پہچانتا ہو ،اور اس کی بندگی بجا لاتا ہو ،اس کے برعکس نامحرم سے مراد ایسا شخص جو معرفت الہی اور اطاعت الہی سے یکسر محروم ہو اور اللہ تعالی کی بندگی بجا نہ لاتا ہو

vii) تیتر اللہ تعالٰی کی عظمت کیسے بیان کرتا ہے ؟

جواب:

.سبحان تیری قدرت "کہہ کر تیتر اللہ تعالی کی عظمت بیان کرتا ہے"

viii) شاعر" اضطراب" کی حالت میں کیا کرتا ہے ؟

جواب:

.شاعر اضطراب کی حالت میں بار بار محبوب کے در پر جاتا ہے

سوال نمبر 5: کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیں **5**

i) پنچایت
ii) امتحان

پنچایت

یہ منشی پریم چند کے نمائندہ افسانوں میں سے ایک افسانہ ہے- اس میں دیہات میں بسنے والے کسانوں اور مزدوروں -کے کردار کے ذریعے انصاف اور سچائی کا درس دیا ہے- اس کے علاوہ پنچایت کی اہمیت کو بھی واضح کیا ہے جمن شیخ اور الگو چودھری میں بہت یارا نہ تھا- ایک دوسرے پر کامل بھروسہ تھا- دونوں کی دوستی کی وجہ کھیتی باڑی اور لین دین میں شراکت تھا- یہ اعتماد اس قدر پروان چڑھ چکا تھا کہ جب جمن فریضہ حج ادا کرنے کے لئے گئے تو اپنے گھر کے انتظامات الگو کے سپرد کر گئے تھے
منشی چند لکھتے ہیں کہ شیخ جمن کی ایک بوڑھی بیوہ خالہ تھیں- جو بے اولادی تھی اور تھوڑی سی ملکیت کی مالک تھی- شیخ جمن اور اس کی بیوی نے اپنی خالہ کی خوب خاطر تواضع کرکے ملکیت اپنے نام منتقل کرا لی- اس کے بعد بوڑھی خالہ کی نوبت یہاں تک آگئی کہ وہ لقمے لقمے کو ترسنے لگی- جب بوڑھی خالہ جان نے جمن سے ماہوار خرچ کا مطالبہ کردیا-شیخ جمن نے جب اِسے مر جانے کا طعنہ دیا تو بڑھیا نے پنچایت اکٹھی کردی
الگو چودھری جو کہ جمن کے بچپن کے گہرے دوست اور ہم جماعت تھے- اِس پنچایت کے سرپنج منتخب ہوئے شیخ جمن کو ناز تھا کہ فیصلہ اس کے حق میں ہوگا مگر جب الگو چوہدری منصف کی کرسی پر بیٹھا تو اس نے دوستی نبھانے کی بجائے حق و انصاف کی بات کی اور فیصلہ بڑھیا کے حق میں سنادیا- جمن کے دل میں انتقام کی خواہش جنم لینے لگی -اتفاق سے بہت جلد انتقام کا موقع بھی مل گیا
الگو چودھری نے میلے سے بیلوں کا ایک جوڑا خریدا- پنچایت کے ایک ماہ بعد ایک بیل مر گیا- دوسرا بیل اس نے سمجھو کو ایک مہینے کے اُدھار پر دے دیا- سمجھو نے بیل کے چارے اور پانی کی پرواہ کیے بغیر اُس سے اتنا کام لیا کہ ایک ماہ میں اس کا کچومر نکال دیا حتٰی کہ بیل مرگیا- الگو چودھری نے بیل کی رقم کا مطالبہ کیا تو سمجھو حیلے بہانے اور ٹال مٹول کرنے لگا- کچھ ماہ بعد دوبارہ پنچایت بیٹھی تو اس وقت معاملے پہلے معاملے کے برعکس تھا- اب منصف جمن اور مدعی الگو چودھری تھا- دونوں کی دوستی دشمنی میں تبدیل ہوچکی تھی- الگو چودھری کو اندیشہ تھا کہ پنچایت کی آڑ میں جمن شیخ اپنی دشمنی کی کسر لگائے گا چونکہ الگو چودھری حق پر تھا اس لئے جمن شیخ نے اس کے حق میں فیصلہ دے دیا- یوں دونوں دوست پھر سے ایک ہو گئے

امتحان

مصنف کا کہنا ہے کہ لوگ کی امتحان کے نام سے گھبراتے ہیں لیکن مجھے ان کے گھبرانے پر ہنسی آتی ہے- آخر امتحان ایسا کیا ہوتا ہے؟ دو ہی صورتیں فیل یا پاس- اس سال کامیاب نہ ہوئے آئندہ سال سہی میرے چین میرے سنے کہ دوسال میں لاء کلاس کا کورس پورا کیا مگر کس طرح ؟شام کو یاروں کے ساتھ ٹہلنے نکلتا- واپسی کے وقت لاء کلاس میں بھی جھانک آتا،منشی صاحب دوست تھے- حا ضری کی تکمیل میں کچھ دشواری نہ تھی بعض اوقات والد اور والدہ کہتے بھی تھے اتنی محنت نہ کیا کرو لیکن میں زمانے کی ترقی کا نقشہ کھینچ کر ان کا دل خوش کر دیتا تھا- قصہ مختصر درخواست شرکت دی گئی اور منظور ہو گئی - پھر ایک دن وہ آیا کہ ہم ٹکٹ لیے ہوئے مقامِ امتحان پر پہنچیں ہی گے- دو وجہ سے کامیابی کی امید تھی اول تو امداد غیبی دوسرے پرچوں کی الٹ پھیر- پرچہ پڑھنے کے بعد جیسا میرے چہرے پر اطمینان تھا- شاید ہی کسی کے چہرے پر ہوگا
جب معلوم ہوا کہ اصول قانون کا پرچہ ہے دل کھل گیا- میں نے بھی قلم اٹھا کر لکھنا شروع کردیا کیونکہ اصول قانون کے لئے کسی کتاب کو پڑھنے کی ضرورت تو ہے ہی نہیں
اس مضمون پر ہر شخص کو رائے دینے کا حق حاصل ہے-امتحان ختم ہوا اور امید نمبر ایک دو کا خون ہو گیا- والد صاحب زبردست سفارش لے کر ایک صاحب کے یہاں پہنچے- وہ بہت ہنسے دوسرے لوگوں سے جو سلام کو حاضر ہوئے تھے- فرمانے لگے یہ عجیب درخواست ہے اِن کا بیٹا امتحان دے اور کوشش میں کروں بندے خدا اپنے لڑکے سے کہو کہ وہ خود کوشش کرے -کچھ عرصے بعد نتیجہ بھی شائع ہو گیا
میں کم ترین جملہ مضامین میں بذریعہ اعلٰی فیل ہوا- والد صاحب نے میری اشک شوئی کی اور فرمایا بیٹا گھبرانے "کی بات نہیں- اس سال نہیں تو آئندہ سال سہی- آخر کہاں تک بے ایمانی ہو گی- "سو دن چور کے تو ایک دن شاہ کا خیر جو کچھ ہوا سو ہوا ایک سال کی فرصت مل تو گی

سوال نمبر6: نظم"حمد" کا خلاصہ یا مرکزی خیال اور شاعر کا نام لکھیے۔
تحریر کریں - **5**

مرکزی خیال

،نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالی کی ذات ہر چیز کی پیدا کر نے والی ہے تمام کارخانۂ قدرت بس اسی کی قدرت سے چل رہا ہے۔ اُس کی ذات اتنی بڑی ہے کہ انسان نہ اُس کی صحیح طرح سے تعریف کر سکتا ہے اور نہ اس کی بندگی کا حق ادا کرسکتا ہے ۔بس زیادہ سے زیادہ اس کے اختیار میں یہی ہے کہ اس کی وحدانیت کو دل سے تسلیم کرے اور اس کے احکام کو ماننے کی کوشش کرے کیونکہ اول و آخر وہی ہے۔ جو یہ راز پا جاتے ہیں کامیاب ہو جاتے ہیں

خلاصہ

نظم حمد میں مصنف خواجہ الطاف حسین حالی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ دنیا میں ہمارے کام اُسی کی مرضی اور منشاء کے مطابق ہوتے ہیں۔ اپنے بندوں کے دلوں پر بھی اُسی کا قبضہ ہے اور اِس کی نشانی یہ ہے کہ گناہ گار سے گناہگار اور نافرمان لوگ بھی اس کی حمد کرتے ہیں ۔حالات کے ہاتھوں یا اپنی فطری کمزوری کے باعث اگر وہ کسی وقت خدانخواستہ اللہ سے شکوہ کر بھی بیٹھیں تو باالآخر اُسی کی طرف لوٹ آتے ہیں ۔ اللہ کا حق سب پر مقدم ہے ۔لیکن اُس کی ذات اتنی عظیم ہے کہ اس کے بارے میں کچھ کہنا اور صحیح کہنا انسان کے بس کی بات نہیں جو اُس کو نہیں جانتے وہ تو کچھ کہہ ہی نہیں سکتے اور جو جان لیتے ہیں وہ بھی اپنے ناقص علم کی وجہ سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ انسان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزارے۔ جو لوگ یہ راز پا جاتے ہیں، دنیا کی شان و شوکت ان کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی اور وہ سادگی اور درویشن کو اپنی کُل کائنات جانتے ہوئے مطمئن اور بہتر زندگی گزار جاتے ہیں۔ اللہ تعالی کی عظمت اور وحدانیت کا پیغام ہر دل تک پہنچ کررہے گا۔ حالی نے یہ باتیں صرف شاعری کی حد تک نہیں کی ہیں بلکہ دوسروں سے ہٹ کر اپنے دل کی آواز کو منفرد انداز میں پیش کیا ہے

سوال نمبر7: بڑے بھائی کو خط لکھیں اور انہیں گھر کی خیریت اور حالات تحریر کرکے جواب دینے کی تاکید کریں - **10**

کمرہ امتحان

ا،ب،شہر

۲۰ فروری ۲۰۱۷ء

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم!

میں خیریت سے ہوں امید ہے آپ بھی بفضل اللہ خریت سے ہوں گے اور گھر میں سب کیسے ہیں امی ابو بہن بھائی ساری ٹھیک ٹھاک ہیں
کافی عرصہ ہوا ہے میں گھر نہیں آ سکا اپنے امتحانات کی وجہ سے تو آپ سے گزارش ہے کہ گھر کے حالات اور سب کی خیریت کے بارے میں خط لکھ کر مجھے بتائیں امی کیسی ہیں گھر والے سب کیسے ہیں ان کو میرا سلام دیجئے گا اور خیریت سب کی ضرور بتائیے گا انشاللہ چھٹیوں میں میں گھر کا چکر لگاؤں گا امی ابو کو میرا سلام گڑیا اور بیلو کوپیار

اللہ حافظ

آپ کا چھوٹا بھائی

اب ج

یا

سوال نمبر7: ہیڈ ماسٹر / ہیڈمسٹرس کے نام فیس معافی کی درخواست لکھیَے- **10**

بخدمت جناب پوسٹ ماسٹر صاحب شیخوپورہ

جناب عالٰی !

گزارش ہے کے میں غریب طالبعلم ہوں باپ کی آمدنی بہت کم ہے- ہر وقت پیٹ بھرنے کے لالے پڑے رہتے ہیں اسی وجہ سے اپنی فیس ادا نہیں کر سکتا- میرا تعلیم حاصل کرنے کا شوق مجھے مجبور کر رہا ہے کہ آپ سے مدد کی درخواست کروں لہٰذا ملتمس ہوں کے اسکول کی فیس معاف فرما کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں کرم ہوگا-

مورخہ ۱۷ دسمبر ۲۰۱۶

العارض

ا، ب ، ج

سوال نمبر 8: ایک کہانی لکھیے جس کا عنوان "جھوٹ کی سزا" ہو۔ 5

جھوٹ کی سزا

ایک نوجوان دریا کے کنارے اپنے بھیڑیں چرارہا تھا- اسے عادت تھی کہ کبھی کبھی مستی میں آ کر چلاتا "!شیر آیا شیر آیا"- ڈورو اردگرد کے کھیتوں میں کام کرنے والے سنتے تو لاٹھیاں کلہاڑیاں لے کر دوڑ پڑتے مگر جب گڈریے کے پاس پہنچے تو وہاں کوئی شیر بھیڑیانہ پا کر گڈریے سے پوچھا !میاں کہاں ہے شیر؟- گڈریا ہنس دیتا اور کہتا میں نے دل لگی کی تھی ،شیر کے لیے تو میں ہی کافی ہوں- شیر آئے تو جان سلامت نہ لے کر جائے گا- چند بار تو لوگ گڈریے کی پکار سن کر پہنچ جاتے رہے ،مگر گڈریے کی روز کی پکار سے تنگ آ گئے- اب اس کی پکار کو سب جھوٹ سمجھتے اور کوئی ادھر توجہ نہ دیتا

خدا کاکرنا کیا ہوا کہ ایک دن سچ مچ شیر آگیا- بھیٹروں کا گلہ دیکھا تو خوش ہو گیا- بڑھ کر ایک بھیڑ کے پنجہ مارا بھیڑ کی گردن ٹوٹ گئی اورمرکر ڈھیر ہوگئی- گڈریے نے شور مچایا، مگر کوئی اس کی مدد کو نہ آیا

گڈریا لاٹھی لہراتا ہوا آگے بڑھا تو شیر نے ایک ھی جست میں اس کی گردن بھی مروڑ دی- بھیڑیں بھاگ رہی تھیں اور شیر ان کا شکار کررہا تھا- آخر سارا کا سارا گلہ شیر کا شکار بن گیا

سورج غروب ہو گیا ہر طرف اندھیرا چھا گیا نہ گڈریا آیا نہ بھیڑوں کا گلہ، گڈریے کے رشتے داروں نے رات بہت بےچینی سے گزاری- صبح ہوتی ہی ڈھونڈنے کو نکل کھڑے ہوئے- چراہ گاہ میں پہنچے تو مردہ بھیڑوں اور مرے ہوئے گڈریے کے سوا کچھ نہ تھا- گڈریے کو جھوٹ کی سزا مل چکی تھی اور بھیڑیں مفت میں جان گنوا چکی تھیں

نتیجہ: جھوٹ پر کوئی اعتبار نہیں

یا

سوال نمبر 8: دو طالب علموں کے درمیان مکالمہ تحریر کیجیے. 5

دو دوستوں کے درمیان جہیز کے بارے میں

صبا: اسلام علیکم

آمنہ: و علیکم السلام

صبا: کیسی ہو خالہ جان کہاں ہے

آمنہ: میں ٹھیک ہوں امی خالہ رضیہ کے ہاں گئی ہیں .آج ان کی بیٹی کا جہیز دکھانا ہے.رشتے داروں کے ساتھ ساتھ آس پڑوس کے لوگوں کو بھی مدعو کیا ہے

صبا: جہیز دکھائی کی رسم بھی کی جاتی ہے ہمارے ہاں تو ایسا کچھ نہیں

آمنہ: جی ہاں ابھی بھی بہت سے ایسے گھر ہیں جہاں بیٹی کو بے حساب جہیز دیا جاتا ہے کیونکہ سسرال والوں کو بھی خوش کرنا ہوتا ہے

صبا: پتا نہیں ہمارے معاشرے کو کیا ہوگیا ہے دینی معاملات میں بالکل ہی بے عقل ہیں

آمنہ: ٹھیک کہا تم نے ہم بس نام کے ہی مسلمان رہ گئے ہیں جہیز تو ہمارے معاشرے میں ایک ناسور کی صورت اختیار کر چکا ہے

صبا: ناسور کس طرح یہ روایت تو ہمارے پیارے نبیؐ کے دور سے چلی آ رہی ہے

آمنہ: آپ کی بات تو ٹھیک ہے مگر اس میں برا ہی وہ طریقہ کار ہے جس کو ہم آج کے دور میں اپنا رہے ہیں

صبا: اصل میں یہ روایت اپنی اس روح کو کھو چکی ہے جہیز کے نام پر اسراف اور فضول خرچی کو اپنا شیوا بنالیا ہے

آمنہ: امیر شادی بیاہ کے موقع پر بیٹیوں کے استعمال سے نوازتے ہیں کہ غریب کی بیٹی احساس کمتری کا شکار ہو جاتی ہیں

صبا: جہیز کے سدِباب کے لیے حکومت کو داماد کرنی چاہیے

آمنہ: حکومت کو چاہیے کہ منقطع طور پر ایک بل پاس کرے کہ جہیز کے طور پر چند ضروری ایشیا دی جا سکتی ہے

صبا: معاشرے کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اس عمل میں اہم کردار ادا کرے معاشرے کو علم ہونا چاہیے کہ سامان زندگی حصہ کچھ نہیں شریک حیات کا اچھا ہونا اہم ہے

آمنہ: دراصل ہمیں چاہیئے تو آپؐ کی سیرت پر عمل کریں اس مصیبت سے جان چھڑا سکتے ہیں

صبا: میری دعا ہے کہ اللہ ہماری قوم عقل و شعور دے

آمنہ: امین اچھا اب میں چلتی ہوں اللہ حافظ

سوال نمبر 9: جملوں کی درستی کیجیے- **5**

i) .مجھ نے غلطی کردی

میں نے غلطی کردی

ii) میں نے کمر کو باندھا اور کام شروع کیا

میں نے کمرکسی اور کام شروع کیا

iii) .دو گلاس، پانچ پلیٹیں ٹوٹ گئے

دو گلاس پانچ پلیٹیں ٹوٹ گئیں

iv) .اکرم نے شاگرد پڑھایا

اکرم نے شاگرد کو پڑھایا

v) .لہو لگا کر زخمیوں میں شامل ہونا

انگلی کٹا کر شہیدوں میں شامل ہونا

یا

سوال نمبر 9: درج ذیل ضرب الامثال کی تکمیل کریں- **5**

i) ......الٹے بانس

الٹے بانس بریلی کو

ii) ......حساب جوجو

حساب جوجو بخشش سوسو

iii) ......ڈوبتے کو تنکے کا

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

iv) ......قاضی کے گھر کے

قاضی کے گھر کے چوہے بھی سیانے

v).......گڑ سے جو مرے تو

گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دوں